اور ہمیشہ سفید پگڑی پہنتے تھے۔

☆ آپ کا سانحہ ارتحال:

آپ نے عمر کے آخری برسوں میں دار العلوم کے بعض انتظامی امور مولانا عبد الرحمٰن خلیقؒ کو سونپ دیئے تھے۔بالآخر بلغار میں مختصر مدت بیمار رہ کر بعمر 71سال 1976ء 1396ھ میں اپنی روح فرشتہ اجل کے حوالہ کردی،اور آخری آرامگاہ میں محو استراحت ہوئے۔(انا لله وانا اليه راجعون)

آپ کی وفات کے فورا بعد اکابرین جماعت کی ہنگامی میٹنگ زیر صدارت مولانا خلیق صاحب منعقد ہوئی،جس میں دار العلوم بلتستان،انجمن اسلامیہ،قوم اور جماعت کیلئے آپ کی عظیم خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کیلئے زبردست خراج تحسین کی قرارداد منظور ہوئی،اور آپ کی مغفرت،رفع درجات،اور بشری لغزشوں کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔اسی مجلس میں متفقہ طور پر آپ کے جانشین مولانا عبد الرحمٰن خلیقؒ کو ناظم اعلی منتخب کیا گیا،اور آپ کے ساتھ ادارتی وجماعتی امور میں مکمل تعاون ونصرت کی یقین دہانی کرائی گئی۔

اس طرح زہد وطاعت اور صبر وہمت کے اس پیکر کا اٹھارہ سالہ زریں عہد اپنے اختتام کو پہنچا،جو کہیں نشیب وفراز،اور کہیں عروج وزوال کی تاریخ پر مشتمل ہے،جس میں تعمیر وترقی کرنے والوں کیلئے راہنمائی بھی ہے،اور ایثار وقربانی کے حسین وجمیل نمونے بھی۔اس ولولہ انگیز شخصیت کے مختلف پہلو بھی ہیں،اور ایام فتن ومحن میں چلنے کیلئے قندیل منور بھی۔آپ کے بعد جوان سال،باصلاحیت،مرد آہن،ولولہ انگیز اور بطل میدان مولانا عبد الرحمٰن خلیق کا سنہرا دور شروع ہوا﴿ تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولاتسئلون عما كانوا يعملونo ﴾ (البقرة:١٣٤)

☆ ازواج واولاد:

آپ نے دو شادیاں کیں،پہلی بیوی سے مولانا محمد اسماعیل تولد ہوئے۔اسی کے نام پر آپ اپنی کنیت ابو اسماعیل رکھا کرتے تھے۔اللہ تعالی نے مولانا موصوف کو دین ودنیا دونوں سے حظ وافر عطا کیا ہے،اولاد ذکور واناث دونوں سے مالا مال ہے۔بڑا صاحبزادہ مولانا محمد شعیب،جامعہ دار العلوم سے فارغ التحصیل ہے،مولانا صاحب تقریبا 1963 سے غواڑی میں مقیم ہیں۔جماعت کا بے لوث مگر خاموش خادم ہے۔ دوسری بیوی سے دو بیٹے محمد اسحاق اور محمد عبداللہ اور دو بیٹیاں ہیں،محمد اسحاق فاضل مدینہ یونیورسٹی ہے،اور کھرکوہ مدرسہ تعلیم القرآن میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔تیسرا بیٹا محمد عبداللہ موضع بلغار میں گورنمنٹ ٹیچر تعینات ہے۔

میڈیا کی یلغار
اسلامی اقدار کے لئے بڑھتا ہوا چیلنج

محمد نسیم
اسسٹنٹ جی ایچ کیو راولپنڈی

دنیا اس وقت ایک گلوبل ویلج کی حیثیت حاصل کر چکی ہے کیونکہ تیز ترین ذرائع آمدورفت کے علاوہ مختلف قسم کے ذرائع مواصلات مثلاً ٹی وی بشمول سٹلائٹ نشریات کے اور ریڈیو، اخبارات، جرائد غرض ہر روز ان میں جدت پسندی اور ترقی رونما ہو رہی ہے۔ یہ ذرائع کسی بھی اہم واقعے کو پل بھر میں دنیا کے ہر کونے تک پہنچا دیتے ہیں۔

عیسائی اور یہودی کمیونزم کے بعد اسلام کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔ کمیونزم کا تو جنازہ اٹھایا جا چکا ہے۔ لہذا یہودی، نصرانی اب اسلام سے خائف ہیں۔ یہ کفار ہمیشہ بزدل واقع ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک ان لوگوں نے سازشیں کیں تاکہ اسلام کا نام کسی طرح دنیا سے ہی مٹ جائے۔ مگر انہیں ہمیشہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنی اس شکست کو فتح میں بدلنے کے لئے یہودی، عیسائی اور طاغوتی قوتیں پھر ذہن لڑانے لگیں۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو اخلاقی پستیوں میں گرانے کے لئے مختلف حربے استعمال میں لانے شروع کئے۔ الیکٹرانک میڈیا جس میں ٹی وی، ڈش چینلز، انٹرنیٹ، ریڈیو اور فلم شامل ہیں۔ پرنٹ میڈیا یعنی اخبارات، رسائل، جریدے اور کتابیں شامل ہیں۔ جن میں سے اکثر پر یہودیوں کا مکمل کنٹرول ہے۔ ان سب کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا۔ دنیا کے بڑے بڑے نشریاتی ادارے غیر جانبداری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کی شر انگیزی اس وقت کھل کر سامنے آتی ہے جب معاملہ اسلام یا پاکستان کا ہو۔ چونکہ پاکستان اسلامی دنیا کا پہلا جوہری ٹیکنالوجی والا ملک ہے۔ یہ صلاحیت اغیار سے ہضم نہیں ہوتی۔ کبھی اسلامی بم کے نام سے پروپیگنڈہ کرتے ہیں تو کبھی پاکستانی بم سے۔ جبکہ بھارت کے بم کو انہوں نے ہندو بم کے نام سے کبھی نہیں پکارا۔ مالی معاملات میں بھی یہی میڈیا شر انگیز افواہیں تجزیوں کے نام پر شائع کرتے ہیں۔

وال اسٹریٹ جرنل ہو، نیویارک ٹائمز ہو یا ٹائمز میگزین، بی بی سی ہو یا وائس آف جرمنی، زی ٹی وی ہو یا کوئی